
115

آیات نمبر 25 تا 32 میں وضاحت کہ ان میں ایسے لوگ بھی ہیں جو رسول اللہ کی بات دھیان سے سنتے ہیں لیکن وہ گمراہی میں اتنی دور جا چکے ہیں کہ وہ سب نشانیاں دیکھ کر بھی ایمان نہیں لائیں گے ۔ روز قیامت یہ لوگ کہیں گے کہ اگر ہمیں واپس دنیا میں بھیج دیا جائے تو ایمان لے آئیں گے ۔ کفار کہتے ہیں کہ ہم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے ۔ جب قیامت آجائے گی تو یہ لوگ اپنی غلطی پر افسوس کریں گے ۔ یہ دنیا کی زندگی تو بس کھیل تماشہ ہے، پرہیز گار لوگوں کے لئے آخرت کا گھر ہی اچھا ہو گا

وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ؕ اور ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے ہیں جو آپ کی طرف کان لگا کر قرآن سنتے ہیں مگر ہم نے ان کے دلوں پر پردہ اور ان کے کانوں میں گرانی ڈال دی ہے تا کہ وہ سمجھ ہی نہ سکیں ہے، اور اگر یہ لوگ تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں تب بھی ان پر ایمان نہیں لائیں گے حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ حتیٰ کہ جب آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ سے جھگڑتے ہیں تو وہ کافر یہاں تک کہتے ہیں کہ "یہ قرآن اور کچھ نہیں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں"

وَ هُمْ يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَ اِنْ يُّهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ یہ کافر اس امر حق کو قبول کرنے سے دوسرے لوگوں کو بھی روکتے ہیں اور خود بھی اس سے دور بھاگتے ہیں دراصل یہ لوگ ایسی باتوں سے خود اپنی ہی تباہی کا سامان کر رہے ہیں مگر انہیں اس کا بھی شعور نہیں ہے وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا

عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَ لَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴿۲۷﴾ اے پیغمبر (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم)! اگر آپ انہیں اس وقت دیکھیں جب یہ لوگ دوزخ کے کنارے کھڑے کیے جائیں گے، تو یہ لوگ اس وقت کہیں گے کاش! کوئی ایسی صورت ہو کہ ہمیں دنیا میں پھر واپس بھیج دیا جائے تو اپنے پروردگار کی آیات کو کبھی نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں بَلْ بَدَا لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ﴿۲۸﴾ دراصل جس حقیقت پر انہوں نے اس سے پہلے پردہ ڈال رکھا تھا وہ ان کے سامنے آگئی ہے اگر انہیں دوبارہ دنیا میں بھیج بھی دیا جائے تو پھر بھی وہی کچھ کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا۔ یقیناً یہ ہیں ہی جھوٹے وَ قَالُوْٓا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ﴿۲۹﴾ اور وہ لوگ آج یہ بھی کہتے ہیں کہ ہماری اس دنیاوی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں ہے اور ہم دوبارہ زندہ نہیں کئے جائیں گے وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ وُقِفُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۭ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ۭ اور اگر آپ وہ منظر دیکھیں جب یہ اپنے رب کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے تو اللہ ان سے پوچھے گا کہ "کیا دوبارہ زندہ ہونا حقیقت نہیں ہے" قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ۭ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴿۳۰﴾ع وہ جواب دیں گے کہ "بے شک ہمارے رب کی قسم یہ حقیقت ہے"، اس پر اللہ فرمائے گا "تو اب اس کفر کے سبب جو تم کیا کرتے تھے عذاب کا مزہ چکھو" رکوع [۳] قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ ۭ

یقیناً وہ لوگ سخت خسارہ میں رہے جنھوں نے مرنے کے بعد اللہ کے سامنے حاضری کا انکار کیا حَتّٰٓی اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا یٰحَسْرَتَنَا عَلٰی مَا فَرَّطْنَا فِیْهَا ۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ اَوْزَارَهُمْ عَلٰی ظُهُوْرِهِمْ ؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾ یہاں تک کہ جب اچانک قیامت آپہنچے گی تو کہیں گے کہ ہائے افسوس اس غلطی پر جو ہم سے اس دن کے بارے میں ہوئی، ان کا حال یہ ہو گا کہ وہ اپنے گناہوں کا بوجھ اپنی پشت پر اٹھائے ہوئے ہوں گے، آگاہ ہو جاؤ! وہ بہت ہی برا بوجھ ہو گا ہر شخص کی موت اس کے لئے تو قیامت ہی ہے وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ دُنیا کی زندگی تو بس ایک کھیل اور تماشے کے سوا کچھ نہیں اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لیے آخرت ہی بہترین گھر ہو گا، پھر کیا تم لوگ عقل سے کام نہیں لیتے وہ تمام اعمال جو محض اس دنیا کی فانی زندگی کے لئے کئے جائیں ان کی مثال کھیل تماشے کی سی ہے کہ جب تک اس میں مشغول ہیں لطف اندوز ہو رہے ہیں جیسے ہی کھیل ختم ہوا سب کچھ جاتا رہا، اسی طرح صرف دنیا کے لئے کئے گئے اعمال کا فائدہ بھی صرف اس چند روزہ زندگی ہی میں حاصل رہے گا، البتہ وہی وقت اگر کسی ایسے عمل میں لگایا جائے جو آخرت کی زندگی میں فائدہ دے تو اس وقت اور عمل کو دوام حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ آخرت کی زندگی میں اس کا اجر ہمیشہ ملتا رہے گا

